بسم اللہ الرحمن الرحیم

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

شرفِ اُمت

تصنیف

فقیہ العصر بقیۃ السلف حضرت علامہ **مفتی محمد امین** صاحب دامت برکاتہم العالیہ

آستانہ عالیہ محمد پورہ شریف، فیصل آباد

تحریک تبلیغ الاسلام انٹرنیشنل

tablighulislam
PyaareNabiKiBaatain

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ الذی فضّل سیدنا و مولانا محمداً صلی اللہ علیہ وسلم علےٰ العالمین ومنّ علینا اذجعلنا من امتہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال اللّٰہ عزّوجل فی القرآن المجید والفرقان الحمید لقد منّ اللّٰہ علےٰ المؤمنین اذ بعث فیھم رسولاً من انفسھم یتلو علیھم آیتہ و یزکیھم و یعلمھم الکتاب و الحکمۃ و ان کانوا من قبل لفی ضلال مبین ہ وھٰذہٖ نعمۃ عظمیٰ و فضیلۃ کبریٰ لا یحصی غایتھا و الحمد للّٰہ رب العالمین ہ حمد الشاکرین وافضل الصلاۃواکمل السلام علےٰ حبیبہ و نبیہ ورسولہ خیر خلق اللہ قاطبۃ و علےٰ آلہ واصحابہ اجمعین .

امابعد . اللہ جل جلالہ وعم نوالہ نے مومنوں پر بہت بڑا احسان فرمایا کہ ان میں ایک عظمتوں والا رحمتوں والا بخششوں والا رسول بھیجا اور یہ وہ نعمت ہے کہ باقی ساری نعمتیں اس کے مقابلہ میں ہیچ ہیں۔

والحمد للہ رب العالمین .

اس نعمت کو عرض و معروض کے رنگ میں بیان کیا جا رہا ہے تا کہ پڑھنے والوں کی دلچسپی بڑھے اور اس مضمون کو پڑھ کر اپنے سینوں میں عظمت مصطفےٰ ﷺ کو بٹھائیں اور جنت کی بہاریں حاصل کریں۔

عرض سے مراد امت کی درخواست ہے اور **فرمان** سے مراد اللہ تعالےٰ نے جو امت کو انعامات دیئے ہیں وہ فرامین کے رنگ میں تحریر کئے گئے ہیں۔

حسبنا اللہ و نعم الوکیل

عرض

اے ہمارے رحیم و کریم مولا! ہم دل و جان سے اس بات کے اقراری ہیں کہ تو نے ہم عاجز بندوں پر بہت بڑا احسان فرمایا ہے کہ تو نے ہمیں اپنے حبیب رحمت کائنات ﷺ کے امتی ہونے کا شرف بخشا، اے ہمارے رحیم و کریم مولی تیرا لاکھوں کروڑوں بار شکر ہے۔

اے ہمارے ربّ کریم پہلی امتّوں کی بڑی لمبی عمریں ہوتی تھیں کئی کئی سو سال تک زندہ رہ کر تیری بندگی تیری عبادت کرتے تھے لیکن ہماری عمریں بہت تھوڑی ہیں، ہم ان تک کیسے پہنچ سکتے ہیں؟

فرمان

اے میرے پیارے حبیب کی امت میں نے تم پر کرم کیا ہے کہ تمہاری عمریں تھوڑی ہیں مگر اجر وثواب اتنا زیادہ ہے کہ میرے حبیب کا فرمان پڑھ کر تم خود اندازہ کر سکتے ہو۔

میرے پیارے حبیب نے تمہیں مثال دیکر سمجھایا ہے کہ تمھاری اور پہلوں کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص کسی تعمیر وغیرہ کیلئے مزدور لگاتا ہے اور ان کی مزدوری مقرر کرتا ہے کہ اتنا وقت کام کرو تمہیں ایک ایک روپیہ مزدوری دی جائیگی پھر مزدوروں کی ایک اور جماعت آتی ہے ان کے ساتھ طے کیا جاتا ہے کہ تم اتنے وقت تک کام کرو تو تمھیں بھی ایک ایک روپیہ بطور مزدوری دیا جائے گا پھر جب چھٹی کا وقت قریب آتا ہے تو ایک اور مزدوروں کی جماعت آجاتی ہے مالک انکے ساتھ طے کرتا ہے کہ چھٹی ہونے میں تھوڑا سا وقت باقی ہے تم بھی کام کرو تو تمہیں دو، دو روپے مزدوری مل جائیگی انہوں نے اس تھوڑے سے وقت میں بالکل تھوڑا سا کام کیا تو چھٹی کا وقت ہو گیا اور چھٹی ہو گئی اس مالک نے پہلی دو جماعتوں کو ایک ایک روپیہ دے دیا اور جو سب سے پیچھے

آئے تھے ان کو دو دو روپے دیئے۔

اس پر پہلی دونوں جماعتیں برافروختہ ہوگئیں کہ ہم نے خون پسینہ ایک کر کے اتنا کام کیا ہے لیکن ہمیں ایک ایک روپیہ ملا اور ان بعد میں آنے والوں نے بالکل تھوڑا سا وقت کام کیا ہے اور ان کو دو دو روپے دیئے گئے ہیں یہ کیوں؟ یہ سنکر مالک نے کہا میں نے تم پر ظلم نہیں کیا کیونکہ جتنا وقت تمہارے ساتھ طے ہوا تھا میں نے اس سے زیادہ وقت تم سے کام نہیں کرایا اور جتنی مزدوری تمہارے ساتھ طے ہوئی تھی اس سے میں نے کچھ کم نہیں دیا وہ بولے یہ تو ٹھیک ہے مالک نے کہا تمہیں تمہارا حق مل گیا ہے تم اعتراض نہیں کرسکتے میری دولت ہے میں جسے چاہوں دیدوں تمہیں اس سے کیا غرض، اس پر وہ خاموش ہوگئے۔

اے میری امت وہ بعد میں آنے والے اور تھوڑا سا کام کر کے دگنی مزدوری حاصل کرنے والے تم ہو۔ (صحیح بخاری۔ مشکوٰۃ شریف)

لہذا اے میرے حبیب کی امت تم اس بات کا غم نہ کرو کہ تمہیں عمریں تھوڑی ملی ہیں۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشآء واللہ ذو الفضل العظیم.

﴿تنبیہ﴾ یہ حدیث کا مفہوم بیان کیا گیا ہے۔ (ابو سعید غفرلہٗ)

فرمان

پھر اس کرم پر کرم کہ پہلی امتیں اگر نیکی کرتیں تو ایک کی ایک ہی نیکی لکھی جاتی تھی لیکن اے میرے پیارے حبیب کی امت تم اگر ایک نیکی کرو تو تمہیں ایک نیکی کا کم از کم دس گنا ثواب دیا جاتا ہے۔

من جاء بالحسنة فله عشر امثالها۔ (قرآن مجید)

اور زیادہ کی کوئی حد نہیں ہے۔ سات سو۔ چودہ سو بلکہ اس سے بھی زیادہ عطا کر دوں۔ والله يضاعف لمن يشاء. (قرآن مجید)

اور اگر تم سے گناہ سرزد ہو جائے تو ایک کا ایک ہی لکھا جائے گا۔ دو نہیں لکھے جائیں گے۔

ومن جاء بالسيئة فلا يجزى الا مثلها وهم لا يظلمون. (قرآن مجید)

اے میرے حبیب کی امت پھر تمہارے لئے کرم پر کرم کہ میں نے تمہیں لیلۃ القدر عطا کی جو کہ تم پر ہر سال آتی ہے اس رات میں اگر

تم عبادت کرلوتو تمھیں یقیناً ہزار مہینے کی عبادت سے زیادہ ثواب عطا ہوگا لیلۃ القدر خیر من الف شھر ۔ لہذ اا ے میرے پیارے حبیب کی امت تم اس بات کا کیوں غم کرو کہ ہماری عمریں تھوڑی ہیں۔

فرمان

اے میرے پیارے حبیب کی امت پھر تم پر کرم پر کرم اور انعام پر انعام کہ تم عشاء اور فجر کی نماز باجماعت ادا کرلوتو تمھیں ساری رات کی عبادت کا ثواب عطا کیا جائیگا۔

پڑھ کر دیکھ لو میرے حبیب کا فرمان من صلی العشآء و الفجر فی جماعة کان له قیام لیلة ۔(جامع ترمذی)

یعنی جس مسلمان نے عشاء اور فجر کی نماز باجماعت پڑھی اس کو پوری رات کی عبادت کا ثواب ہوگا۔

اللھم صل وسلم وبارک علے حبیبک النبی الکریم و علے اله و اصحابه و اهلبیته اجمعین.

فرمان

اے میرے پیارے حبیب کی امت میں نے جو تم پر اپنے حبیب رحمۃ للعالمین کا صدقہ بے شمار انعامات کئے ہیں ان میں سے ایک انعام یہ ہے کہ تم ماہ رمضان کے روزے رکھو اور بعد میں ماہ شوال کے چھ روزے رکھ لو تو گویا تم نے پورا سال روزے رکھے ہیں۔

دیکھ لو میرے حبیب کا فرمان **من صام رمضان ثم اتبعه ستاًمن شوال كان كصيام الدهر .**

(صحیح مسلم۔ مشکوٰۃ ص ۱۷۹)

پھر اس انعام پر اور انعام کہ تم ہر قمری مہینے میں صرف تین روزے رکھ لو تو تمہیں پورے سال کے روزوں کا اجر و ثواب مل جائیگا۔

صوم ثلاثة ايام من كل شهر صوم الدهر كله.

(صحیح بخاری۔ صحیح مسلم، مشکوٰۃ ص ۱۷۹)

عرض

اے ہمارے رب کریم تیرے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد

تیرے پیارے خلیل سیدنا ابراھیم علیہ السلام کا مقام و مرتبہ بہت اونچا ہے بلکہ ہمیں حکم ہے کہ ہم اپنے آقا رحمت کائنات ﷺ پر درود بھیجیں تو ساتھ تیرے پیارے خلیل پر بھی درود بھیجیں تو ہمیں فرمایا جائے کہ تیرے پیارے خلیل علیہ السلام کو بھی ہمارے ساتھ کچھ پیار کچھ شفقت ہے یا نہیں۔

فرمان

بیشک میرے پیارے خلیل کو تمہارے ساتھ شفقت ہے کیونکہ جب میرا حبیب معراج کی رات میرے دربار حاضر ہوا اور ان کی ملاقات میرے خلیل کے ساتھ ہوئی تو میرے خلیل نے تمہیں سلام بھی بھیجا ہے اور تمہارے لئے تحفہ بھی بھیجا جیسے کہ میرے حبیب نے تمہیں بتایا ہے۔

لقیت ابراھیم لیلۃ اسری بی فقال یا محمد اقراء

امتک منیّ السلام و اخبرھم ان الجنۃ طیبۃ التربۃ عذبۃ

الماء و انھا قیعان وان غراسھا سبحان اللہ والحمد للہ

ولا الہ الا اللہ و اللہ اکبر۔ (رواہ ترمذی)(مشکوٰۃ ص۲۰۲)

یعنی حبیب خدا ﷺ نے فرمایا: جب معراج کی رات میری ملاقات ابراھیم علیہ السلام سے ہوئی تو ابراھیم علیہ السلام نے فرمایا اے اللہ کے حبیب میرا اپنی امت کو سلام کہنا اور اپنی امت کو میرا پیغام دینا کہ جنت کی مٹی بڑی زرخیز ہے اور جنت کا پانی نہایت میٹھا ہے اور وہ چٹیل میدان ہے تم اس جنت میں باغ لگالو اور وہ باغ ہے۔

سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ و اللہ اکبر

سچ پوچھو تو نسبت بڑی بات ہے۔

و الحمد للہ رب العالمین

فرمان

اے میرے پیارے حبیب کی امت میں نے جو تم پر ان گنت اور بے شمار انعامات کئے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ کہ تم (پابندی سے نماز پڑھو) اور ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھ لو تو مرتے ہی جنت میں پہنچ جاؤ

عن علی (رضی اللہ تعالٰے عنہ) قال سمعت رسول اللہ

ﷺ علے اعوادھٰذا المنبر یقول من قرأ آیة الکرسی فی دبر کل صلاۃ لم یمنعه من الجنة الا الموت.

(مشکوۃ۔ص۸۹)

یعنی جو مسلمان ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے وہ مرتے ہی جنت پہنچ جائے گا۔ پھر انعام پر انعام کہ میں نے تمہیں نماز تسبیح عطا کی کہ جو اس نماز کو پڑھے اس کے پہلے پچھلے نئے پرانے گناہ بخش دیئے جائینگے وہ گناہ جان بوجھ کئے ہوں یا بھول کر وہ گناہ چھوٹے ہوں یا بڑے پوشیدہ ہوں یا اعلانیہ سب معاف کر دیئے جائینگے۔ پڑھ کر دیکھو میرے حبیب رحمت کائنات کا فرمان جو کہ انہوں نے اپنے چچا عباس کو فرمایا: اے میرے چچا عباس کیا میں تجھ کو کچھ عطا نہ کروں کیا میں تجھ کو کچھ انعام نہ دوں وہ یہ کہ اگر تو چار رکعت نماز تسبیح پڑھے (پھر میرے حبیب نے نماز تسبیح پڑھنے کا طریقہ بتایا پھر فرمایا) اگر تو روزانہ پڑھ سکے تو پڑھ اگر روزانہ نہ پڑھ سکے تو ہر جمعہ کو پڑھ اگر ہر جمعہ کو نہ پڑھ سکے تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھ اگر ہر سال نہ پڑھ سکے تو عمر بھر میں

ایک بار پڑھ لے۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ، بیہقی، ترمذی، مشکوٰۃ شریف، ص ۱۱۷)

تنبیہ

یہ حقوق اللہ کے متعلق ہے لیکن حقوق العباد کا تعلق بندوں کے ساتھ ہے جس بندے کا حق ہے وہ معاف کرے تو معاف ہونگے ورنہ نہیں جیسے کہ سیدنا محمد بن عبداللہ بن جحش صحابی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک دن ہم مسجد کے قریب بیٹھے تھے جہاں جنازے رکھے جاتے ہیں حالانکہ رسول اکرم ﷺ بھی تشریف فرما تھے تو اچانک حبیب خدا ﷺ نے نظر مبارک اوپر کو اٹھائی پھر نظر مبارک نیچے کی اور دونوں ہاتھ مبارک پیشانی مبارک پر رکھ کر فرمایا: سبحان اللہ! سبحان اللہ! کتنی سختی نازل ہوئی ہے۔ صحابی فرماتے ہیں ہم نے ایک دن رات انتظار کیا کہ وہ کیا سختی ہے اور جب کوئی ایسی چیز ظاہر نہ ہوئی تو میں نے صبح کے وقت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کیا سختی ہے تو فرمایا، وہ قرض کے بارے میں سختی نازل ہوئی ہے مجھے قسم ہے اس ذات کی

جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ اگر کوئی بندہ اللہ تعالے کی راہ میں شہید ہو جائے اور وہ پھر زندہ ہو پھر وہ شہید ہو پھر وہ زندہ ہو پھر شہید ہو پھر زندہ ہو اور اس کے ذمہ کسی کا دین ہو وہ جنت نہیں جا سکتا جب تک اس حقدار کا حق ادا نہ کیا جائے۔ (رواہ احمد فی شرح السنۃ، مشکوٰۃ)

تفصیل کیلئے مطالعہ کریں ''حقوق العباد'' اللہ تعالے ہم سب کو خواب غفلت سے بیدار کرے اور ہم سمجھیں سوچیں کہ حقوق العباد ادا کئے بغیر دوزخ سے چھٹکارا بہت مشکل ہے۔ (فقیر ابو سعید غفرلہ)

فرمان

پھر جو میں نے تمہیں اپنے حبیب کے وسیلہ سے ان گنت انعامات عطا کئے ہیں **وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها**۔ ان انعامات میں سے ایک انعام یہ کہ اگر تم بڑے بڑے گناہوں سے بچ جاؤ تو تمہاری چھوٹی چھوٹی غلطیاں میں از خود معاف کر کے تمہیں جنت میں داخل کر دوں گا۔

ان تجتنبوا كبائر ما تنهون عنه نكفّر عنكم سيئاتكم و ندخلكم مد خلا كريما. (قرآن مجید)

عرض ۳

اے ہمارے رحیم و کریم مولی تیرے پیارے کلیم موسیٰ علیہ السلام اپنی امت کیلئے بھلائی مانگتے رہتے تھے حتی کہ وہ کوہ طور پر بھی جا کر اپنی امت کیلئے دونوں جہان کی خیر اور بھلائی مانگتے تھے۔

واکتب لنا فی ھٰذہ الدنیا حسنة و فی الآخرة انا ھدنا الیک. (قرآن مجید)

یا اللہ کریم ہمیں کیا عطا ہوا؟

فرمان

بے شک میرے پیارے کلیم اپنی امت کیلئے مجھ سے دعائیں مانگتے رہتے تھے اور انہوں نے کوہ طور پر پہنچ کر اپنے لئے اور اپنی امت کیلئے دونوں جہان کی خیر اور بھلائی مانگی تو میری طرف سے جواب آیا تھا اے میرے پیارے کلیم میرا عذاب ہے میں جسے چاہوں عذاب دوں لیکن یہ دونوں جہاں کی خیر اور بھلائی یہ تو میں اپنے حبیب کی امت کو عطا کروں گا وہ میرا حبیب جس کی شان تورات وانجیل میں لکھی ہوئی

پائینگے جو میرا حبیب اپنی امت سے ان کے بوجھ اور طوق اتار پھینکے گا۔

فسا کتبھا للذین یتقون و یوتون الزکاۃ والذین ہم بایاتنا یؤمنون الذین یتبعون الرسول النبی الامّی الذی یجدونہ مکتوبا عند ہم فی التوراۃ والانجیل یا مرہم با لمعروف و ینہا ہم عن المنکر و یحل لہم الطیبات و یحرم علیہم الخبائث و یضع عنہم اصرہم والاغلال التی کانت علیہم. (قرآن مجید)

اے میرے پیارے حبیب کی امت غور کرو کہ میرے پیارے کلیم اپنے لئے اور اپنی امت کیلئے دونوں جہان کی خیر اور بھلائی مانگیں لیکن یہ دونوں جہان کی خیر اور بھلائی تمہارے لئے لکھی جائے یہ کس کا صدقہ اور وسیلہ ہے؟

سچ پوچھو تو نسبت بڑی چیز ہے

چوں مہمان عزیز است طفیلی ہم عزیز والا معاملہ ہے۔

تنبیہ

اور یہ بھی سن لو کہ یہ سارے انعامات اس امتی کیلئے ہیں جو کہ میرے حبیب کو صحیح طور پر مان لے گا اور ان کی تعظیم و توقیر کرے گا ان کے ناموس کی خاطر کوشش کرے گا اور وہ نور جو میں نے اپنے حبیب کو عطا کیا ہے اس کی صحیح طور پر اتباع کریگا اور وہی امتی کامیاب ہوگا۔ (دوزخ سے) بچ جائے گا۔

فالذین آمنو ابہ و عزروہ ونصروہ واتبعوا النور الذی انزل معہ اولئک ھم المفلحون. (قرآن مجید۔سورہ اعراف)

اس ارشاد باری جل جلالہ سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ جو امتی حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتوں اور شانوں کو صحیح طور پر نہیں مانتا ان کی تعظیم و توقیر نہیں کرتا وہ نامراد ان انعامات سے محروم کر دیا جائیگا۔ اللہ تعالے سب کو باادب رکھے۔

(نوٹ) حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتوں اور شانوں کو دیکھنے کیلئے مطالعہ کریں کتاب ''البرھان'' کا جس کے پڑھنے سے سینے ٹھنڈے ہوتے ہیں۔

عرض ہے

اے ہمارے رب کریم اگر ہم سے گناہ سرزد ہو جائیں اور ہم توبہ واستغفار کریں تو ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ ہمارے گناہ معاف ہو گئے ہیں۔

فرمان

اے میرے حبیب کی امت اگر تم سے گناہ سرزد ہو جائیں تم اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھو تو تم میرے حبیب کے دامن رحمت کے ساتھ وابستہ ہو جاؤ اور ان کے دربار حاضر ہو کر استغفار کرو پھر میرا حبیب بھی تمہارے لئے بخشش کی دعا کر دے تو بلا ریب تمہارے گناہ بخشش دیئے جائینگے۔ اور اس میں شک کی گنجائش نہیں۔ ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک فا ستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما۔

تنبیہ

اس سے ثابت ہوا کہ ہمارے آقا رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم زندہ جاوید نبی ہیں وہ سنتے ہیں رب تعالے کے دربار بخشش کی دعائیں کرتے

ہیں۔ کیونکہ جاؤوک ساری امت کے لئے ہے۔ لہذا اگر نبی اکرم رسول محترم شفیع اعظم ﷺ کو زندہ نہ مانیں تو رب تعالے کا فرمان معاذ اللہ رائیگاں جائے گا اللہ تعالے ایسے ہفوات سے بچائے۔ لے (آمین)

اپیل

اے میرے آقا کے امتی حبیب خدا ﷺ کے امتی تو ان کا ہو کر تو دیکھ، پھر دیکھ تیرے لئے کیسی کیسی بہاریں اور کیسے کیسے انعامات ہیں۔ قرآن پاک ارشاد فرما رہا ہے

قل یا عبادی الذین اسرفو ا علے انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله ان الله یغفر الذنوب جمیعا انه هو الغفور الرحیم.

اے محبوب! آپ اعلان فرما دیں اے وہ لوگو جو میرے ہو گئے ہو، میرے دامن کرم سے وابستہ ہو گئے ہو اگر تم نے اپنی جانوں پر زیادتی کر لی ہے۔ گناہوں میں ملوث ہو گئے ہو تم اللہ تعالے کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ بیشک اللہ تعالے تمہارے سارے گناہ بخش دے گا، معاف کر دے گا۔ اللہ تعالے بڑا ہی غفور ورحیم ہے۔

اور جوان کا نہ بنے اگر مگر کے چکر چلائے رکھے وہ ان انعامات سے محروم رہے گا

لے تفصیل کیلئے دیکھیں کتاب "ایک غلط فہمی کا ازالہ"

عرض ۵

اے ہمارے رحیم و کریم مولیٰ ہم نے تیرے پاک کلام قرآن مجید میں پڑھا ہے کہ پہلی امتوں سے اگر کسی سے کوئی بڑا گناہ سرزد ہو جاتا تو اسے توبہ کیلئے سر کٹانا پڑتا یعنی اپنے آپ کو قتل کرتا جب جا کر اس کی توبہ قبول ہوتی۔ **فاقتلوا انفسکم ذالکم خیر لکم عند بارئکم.** (قرآن مجید)

اے ہمارے رب کریم ہمارے لئے کیا حکم ہے؟

فرمان

اے میرے حبیب کی امت تمہیں سر کٹانے کی ضرورت نہیں، بس سچی توبہ کرلو تو تمہارے سارے گناہ معاف کردوں گا۔

و من یعمل سؤاً او یظلم نفسه ثم یستغفر الله یجد الله توابًا رحیماً. (قرآن مجید)

یعنی جو کوئی تم میں سے گناہ کا کام کر بیٹھے یا اپنی جان پر ظلم کر بیٹھے تو وہ اپنے رب تعالےٰ سے گناہ کی بخشش مانگے استغفار کرے تو

میں توبہ قبول کرلوں گا اوراس پررحم کروں گا۔

تنبیہ

اسی لئے جب شیطان لعین نے یہ حکم سنا تو بہت سٹپٹایا اور پہاڑوں میں جا کر واویلا کیا اس کے واویلا کو سن کر سارے شیطان اکٹھے ہو گئے اور ابلیس شیطان سے پوچھا سردار جی کیا ہوا۔ابلیس شیطان بولا تمہیں معلوم ہے اس امت کیلئے کتنا بڑا انعام نازل ہوا ہے، وہ یہ ہے کہ کوئی کتنا بڑا گناہ کرلے جب وہ توبہ استغفار کرے گا تو اللہ تعالے اس کے سارے گناہ معاف کردیگا (انسان کتنا ہی پاپی اور گنہگار ہو زندگی میں کسی وقت توبہ کر ہی لیتا ہے)اور جب توبہ کریگا گناہوں سے معافی مل جائیگی ہماری تو ساری کوششیں رائیگاں گئیں کیا تمہارے پاس اس کا کوئی توڑ ہے۔سارے شیطان بولے ہمارے پاس تواس کا کوئی حل نہیں، یہ سن کر ابلیس شیطان نے کہا اس کا کوئی توڑ کوئی حل سوچو۔

پھر کچھ عرصہ کے بعد ابلیس نے واویلا کیا تو پھر سارے اکٹھے ہو

گئے۔ابلیس شیطان نے پوچھا کیاتم نے اس کا کوئی حل سوچا ہے سب شیطانوں نے کہا ہمیں تو اس کا کوئی حل نہیں ملا ابلیس نے کہا میں نے اس کا حل تلاش کرلیا ہے، شیطانوں نے پوچھا وہ کیا ہے ابلیس نے کہا کہ میں نے سوچا کہ جس وجہ سے میرے گلے میں لعنت کا طوق پڑ گیا وہی حربہ یہاں استعمال کروں۔یعنی لوگوں کو بے ادب بنادوں تو جب اس بے ادبی کو اپنا مذہب بنالیں گے پھر توبہ کس سے کریں گے توبہ تو انسان اس سے کرتا ہے جس کو وہ گناہ سمجھے، سارے شیطان بولے واہ واہ، واہ واہ کیا خوب سوچا آپ نے، کیونکہ جس چیز کو انسان اپنا مذہب اور عقیدہ بنالے اس سے توبہ کیسے کرے گا۔

(سیرت حلبیہ، جلداول ص ٦٥)

عرض ٦

اے ہمارے مولی جَلَّ جَلالُکَ و عم نوالک. پہلی امتوں پر اور بھی بڑے بڑے کرّے حکم تھے ان میں سے ایک یہ کہ اگر کوئی شخص بڑا گناہ کرتا تو اس کے دروازے پر لکھ دیا جاتا کہ اس بندے

نے یہ گناہ کیا ہے۔ نیز جس عضّو سے گناہ سرزد ہوتا وہ عضّو کاٹنا پڑتا زکاۃ چوتھا حصہ یعنی چالیس فیصد فرض تھی اوران پر فرض تھا کہ وہ اپنی مسجدوں میں نماز پڑھیں۔ مسجد کے باہر نماز جائز نہ تھی اوران کے لئے تیمّم جائز نہ تھا نیز روزہ رکھنے میں سونے کے بعد کھانا پینا حرام تھا نیز اگر وہ نیک کام کرتے تو ایک نیکی کا ثواب ایک ہی لکھا جاتا ایک نیکی کے دو اجر بھی نہ ملتے۔ (تفسیرات احمدیہ)

یا اللہ ہمارے لئے کیا حکم ہے؟

فرمان

اے میرے حبیب کی امت میرے حبیب نے تم پر سے یہ سارے بوجھ اتار دئے ہیں۔

و یضع عنھم اصرھم و الاغلال التی کانت علیھم.

(قرآن مجید)

اب کسی امتی کے دروازے پر گناہ نہیں لکھا جائے گا اور جس عضو سے گناہ سرزد ہو جائے اسے کاٹ پھینکنے کی ضرورت نہیں۔ اور زکاۃ چالیس فیصد نہیں بلکہ اڑھائی فیصد ہے اور میرے حبیب کی امت کے

لئے نماز کا مسجد میں پڑھنا فرض نہیں بلکہ روئے زمین مسجد قرار دے دی گئی ہے اور پانی نہ ملے تو تیمّم کو وضو کی جگہ طہارت قرار دیا گیا ہے اور ماہ رمضان میں افطار سے لے کر صبح صادق تک مفطرات ثلاثہ یعنی کھانے پینے وغیرہ کی چھٹی دے دی گئی ہے۔

اے میرے آقا کے خوش نصیب امتی اللہ تعالے کا شکر ادا کر کہ اس نے تجھے اپنے حبیب کریم رحمت کائنات ﷺ کا امتی بنا کر کتنے بڑے بڑے انعامات عطا فرمائے ہیں۔

والحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام علے حبيبه ونبيه و رسوله رحمة للعالمين علے آله واصحابه وازواجه الطاهرات المطهٰرات وذريته الى يوم الدين.

عرض ہے

اے ہمارے رب کریم ہم نے تفسیروں میں پڑھا ہے کہ بعض پہلی امتوں پر دن رات میں پچاس نمازیں فرض تھیں۔

فرمان

اے میرے پیارے حبیب کی امت تم پر بھی پچاس نمازیں ہی فرض کی

گئیں تھیں یہ میرے پیارے حبیب کا صدقہ اور وسیلہ ہے کہ تم پر دن رات میں صرف پانچ نمازیں فرض رہیں پڑھ کر دیکھو میرے حبیب کا فرمان:

ففرض علیّ خمسین صلاۃ فی کل یوم و لیلۃ فنزلت الی موسی فقال مافرض ربک علے امتک قلت خمسین صلاۃ فی کل یوم و لیلۃ الخ۔

یعنی معراج کی رات دن رات میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں پھر جب میں واپسی پر موسیٰ علیہ السلام کے ہاں پہنچا تو موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا اے اللہ تعالے کے حبیب ﷺ رب تعالے نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے میں نے کہا روزانہ پچاس نمازیں فرض کی ہیں یہ سن کر موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے اللہ تعالے کے حبیب ﷺ آپ پھر رب تعالے کے دربار جائیں اور عرض کریں یا اللہ میری امت سے بوجھ ہلکا کر دے کیونکہ آپ کی امت روزانہ پچاس نمازیں نہیں پڑھ سکے گی میں نے بنی اسرائیل کو آزمایا ہے وہ نہیں پڑھتے تھے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: میں دوبارہ اللہ تعالے کے دربار حاضر ہوا اور عرض کی یا اللہ میری امت سے بوجھ ہلکا کر دے تو اللہ تعالے

نے پانچ نمازیں کم کر دیں پھر جب میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو میں نے کہا اے موسیٰ اللہ تعالے نے پانچ نمازیں کم کر دیں ہیں تو موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے اللہ تعالے کے حبیب ﷺ آپ کی امت اتنی نمازیں نہیں پڑھ سکے گی ،لہذا پھر رب تعالے کے دربار جائیں اور بوجھ ہلکا کرائیں میں نے پھر جا کر عرض کیا تو رب تعالے نے پانچ اور کم کر دیں پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا انہوں نے پھر بھیجا۔

یوں کرتے کرتے پانچ رہ گئیں تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے اللہ تعالے کے حبیب ﷺ میں نے بنی اسرائیل کو بڑا زور دے کر آزمایا ہے وہ نہیں پڑھتے تھے لہذا ایک بار پھر جائیں اور بوجھ ہلکا کرائیں۔ میں نے کہا اے اللہ تعالے کے کلیم اب مجھے شرم آتی ہے ،اب میں پانچ نمازوں پر راضی ہوں پھر اللہ تعالے نے فرمایا: اے میرے حبیب یہ نمازیں پڑھنے میں پانچ ہیں لیکن ثواب پچاس نمازوں کا ہی عطا کروں گا نیز یہ بھی انعام سنتے جائیں آپ کا جو امتی نیکی کا ارادہ کرے گا لیکن کسی وجہ سے وہ نیک کام نہ کر سکا اس کے لئے نیکی لکھ دی جائیگی۔ اور اگر اس نے وہ نیک کام

کرلیا تو اس کے لئے دس گنا ثواب لکھا جائے گا اور اگر کسی آپ کے امتی نے گناہ کا ارادہ کیا مگر وہ نہ کر سکا تو کوئی گناہ نہیں لکھا جائے گا اور اگر اس نے وہ گناہ کا کام کرلیا تو اس کے نامہ اعمال میں صرف ایک گناہ لکھا جائے گا۔ (صحیح مسلم، مشکوٰۃ ص ۵۲۸)

عرض ۸

اے ہمارے رحیم وکریم مولی ہمیں قبر کی تنہائی اور وحشت سے بہت ڈر لگتا ہے ہم کیا کریں۔

فرمان

اے میرے پیارے حبیب کی امت چونکہ میرا حبیب اپنی امت پر بڑا ہی شفیق اور مہربان ہے۔ وبالمؤمنین رؤف رحیم

(قرآن مجید)

اس لئے میرے حبیب نے ہر قدم پر شفقت اور مہربانی فرمائی ہر پریشانی کا علاج ہر دکھ درد کا مداوا کیا ہے قبر کی وحشت اور قبر کے ہول کے متعلق بھی کئی علاج بتائے ہیں ان پر عمل پیرا ہو کر قبر میں جنت کی بہاریں حاصل کرو۔

۱

نماز تہجد پڑھنے والے کو قبر کی وحشت پریشان نہیں کرے گی پڑھو میرے حبیب کا فرمان ذیشان جو کہ انہوں نے اپنے صحابی ابوذر کو فرمایا:

الا انبئک یا ابا ذر ما ینفعک ذالک الیوم قال بلی بابی و اُمیّ قال صم یوماً شدید الحرلیوم النشور وصل رکعتین فی ظلمة الیل لوحشة القبور.

(شرح الصدور)

اے ابوذر کیا میں تجھے وہ چیز نہ بتاؤں جو تجھے آج فائدہ دے صحابی نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ ضرور فرمایئے، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، تو فرمایا: سخت گرمی کے دن میں تو روزہ رکھ قیامت کے دن کے لئے اور رات کے اندھیرے میں دو رکعت نماز پڑھ قبر کی وحشت سے بچنے کیلئے۔

۲

روزانہ سو بار پڑھا کرو لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین من

قال فی کل یوم مائة مرّة لاالہ الاالله الحق المبین کان له

امانًا من الفقر و انسا فی وحشة القبر و فتحت له ابواب

الجنة. (شرح صدور)

فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے جو مسلمان روزانہ سو بار پڑھے لا الہ الااللہ الملک الحق المبین. تو اس کیلئے فقر سے امان حاصل ہو گا اور یہ قبر کی وحشت کے لئے مونس و غمخوار ہو گا اور اس مسلمان کیلئے جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔

۳

کسی مسلمان کو خوش کرنا

فرمایا: رحمت دو عالم ﷺ نے جو شخص کسی مسلمان کو خوش کرے تو اللہ تعالے اس مسلمان کیلئے اس سرور (خوشی) کے بدلے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو کہ اللہ تعالے کی عبادت اور وحدانیت بیان کرتا رہتا ہے پھر جب وہ شخص اپنی قبر میں جاتا ہے تو وہ سرور وہاں قبر میں پہنچ جاتا ہے اور کہتا ہے کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں وہ قبر والا پوچھتا ہے آپ کون ہیں تو وہ سرور

جواباً کہتا ہے میں وہی سرور (خوشی) ہوں جو آپ نے فلاں مسلمان کو خوش کیا تھا۔

میں آج آپ کا مونس و غمخوار ہوں گا تیری وحشت دور کروں گا اور میں تجھے منکر نکیر کے سوالوں کے جواب بتاؤں گا اور تجھے قول ثابت (کلمہ طیبہ) پر ثابت رکھوں گا اور قیامت کے دن پریشانیوں میں میں تیرے ساتھ ہوں گا اور میں تیرے لئے شفاعت کر کے تجھے جنت میں تیرا مکان دکھاؤں گا۔

اللھم صل وسلم و بارک علے النبی المختار سید الابرار و علے الہ و اصحابہ اولی الایدی والابصار الی یوم القرار.

۴

اپنی امت کو پیشاب اور چغلی سے بچے رہنے کا سبق دیا تا کہ امت عذاب قبر سے محفوظ رہے۔

۵

روزانہ رات کو سونے سے قبل سورۃ ملک پڑھی جائے

فرمایا رسول اکرم شفیع اعظم ﷺ نے:

انّ سورۃ فی القرآن ثلاثون آیۃ شفّعت لرجل حتی غفرلہ وھی تبارک الذی بیدہ الملک. (مشکوۃ، تفسیر مظہری)

یعنی قرآن مجید میں ایک سورۃ ہے جس کی تیس آیات ہیں اس نے ایک شخص کی یہاں تک سفارش کی کہ وہ بخش دیا گیا اور وہ سورۃ **تبارک الذی بیدہ الملک** ہے۔

نیز ایک صحابی نے ایک جگہ خیمہ نصب کر دیا حالانکہ اس جگہ ایک قبر تھی اس صحابی نے سنا کہ قبر کے اندر سے سورۃ ملک پڑھنے کی آواز آرہی ہے پھر جب وہ صحابی رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ عرض کیا تو امت کے والی ﷺ نے فرمایا: **ھی المانعۃ ھی المنجیۃ.** یہ سورۃ عذاب کو روکنے والی اور نجات دلانے والی ہے۔ (مشکوۃ۔ تفسیر مظہری)

عن ابن مسعود رضی الله تعالےٰ عنه قال من قرأ تبارک الذی بیده الملک کل لیلة منعه الله بها من عذاب القبر و کنا فی عهد رسول الله ﷺ نسّمیها المانعة. (شرح صدور)

عبداللہ بن مسعود صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو مسلمان ہر رات سورت تبارک الذی بیده الملک پڑھے اللہ تعالےٰ اس کو عذاب قبر سے بچا لیتا ہے اور ہم رسول اللہ ﷺ کے ظاہری زمانہ میں اس سورت کو سورت مانعہ (بچانے والی) کہا کرتے تھے۔

عرض ۹

اے ہمارے پروردگار اے رحیم و کریم مولیٰ تیرے پاک کلام قرآن مجید کا سچا سُچا فرمان ہے کہ قیامت کا دن پچاس ہزار سال کا ایک دن ہے یا اللہ کریم وہ اتنا طویل اتنا لمبا دن کیسے گزریگا۔

فرمان

اے میرے پیارے حبیب کی امت تم دامن مصطفےٰ ﷺ تھام

لوتو وہ پچاس ہزار کا دن تمہارے لئے یوں گزر جائے گا جیسے ایک فرض نماز پڑھی جاتی ہے پڑھ کر دیکھو میرے حبیب رحمۃ للعالمین کا فرمان: یخفف علے المؤمن حتی یکون علیه کا لصلاۃ المکتوبه. (مشکوٰۃ ص ۴۸۷)

یعنی قیامت کا دن ایمان والوں پر یوں ہو گا جیسے ایک فرض نماز پڑھی جاتی ہے۔ دوسری حدیث پاک = رسول اکرم سے پوچھا گیا یارسول اللہ وہ قیامت کا دن جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے وہ اتنا طویل دن کیسے گزریگا تو رحمت کائنات ﷺ نے فرمایا: والذی نفسی بیده انه لیخفف علے المؤمن حتی یکو ن اھون علیه من الصلاۃ المکتوبه یصلیھا فی الدنیا رواھما البھیقی (مشکوٰۃ ص ۴۸۷)

یعنی فرمایا رسول اکرم ﷺ نے مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ پچاس ہزار سال کا طویل دن ایمان والوں پر فرض نماز سے جو دنیا میں پڑھی جاتی ہے وہ دن اس سے

بھی ہلکا ہوگا۔

اللھم صل وسلم و بارک علے صاحب التاج والمعرج والبراق و العلم بعددخلقک و علے اله و اصحابه و اهلبیته اجمعین.

اے میرے عزیز! تو اپنا ایمان درست کر پھر دیکھ ان کے دامن کرم میں کیسی کیسی بہاریں ہیں ۔اور یاد رکھ کہ مؤمن ہوتا ہی وہ ہے جو دل وجان سے ان کی عظمتوں کو مان جائے دل میں سچا ایمان آجائے تو اگر مگر کی دل میں گنجائش رہتی ہی نہیں ۔الایمان یقطع الانکار والاعتراض ظاهراو باطناً اللہ تعالے ہم سب کو مان لینے والوں میں سے کرے۔بجاه سید العالمین صلی الله تعالے علیه و علے اله و اصحابه اجمعین.

حبیب خدا ﷺ کی عظمتوں کو جاننے کے لئے کتاب ''البرھان'' کا مطالعہ کریں۔

عرض ۱۰

یا اللہ اے ہمارے رب کریم ! ہم نے سنا اور پڑھا ہے کہ پلصراط بال سے باریک اور تلوار سے تیز ہے اور وہ ہزاروں میل لمبی ہے اس پر سے ایک ایک کر کے سب کو گزرنا ہے۔ وان منکم الاواردھا کان علی ربک حتماً مقضیاً یا اللہ پلصراط پر سے گزرنے والے سینکڑوں نہیں ہزاروں ، ہزاروں نہیں لاکھوں ،لاکھوں نہیں کروڑوں، کروڑوں نہیں اربوں کھربوں ہونگے۔ پہلے سارے نبیوں کی ساری امتوں نے اس پر سے گزرنا ہے اور وہ پہلی امتیں ساری کی ساری ہم سے پہلے ہیں اور پہلوں کی باری پہلے آتی ہے اور ہم سب تو بعد میں آئے ہیں ہماری باری آنے کو نا معلوم کتنا عرصہ گزرے گا یا اللہ وہ انتظار کا وقت کیسے گزریگا۔

فرمان

اے میرے پیارے حبیب کی امت تم فکر نہ کرو قانون تو یہی ہے کہ پہلوں کی باری پہلے آتی ہے مگر میرے حبیب کے دامن کے

ساتھ وابستہ ہو کر دیکھ اور ان کا فرمان غور سے پڑھ۔

یضرب الصراط بین ظہرانی جھنم فاکون اول من یجوز من الرسل بامته. (صحیح بخاری، صحیح مسلم۔ تجلی الیقین، ص ۸۰)

قیامت کے دن پلصراط دوزخ پر قائم کی جائے گی تو سارے نبیوں رسولوں میں سے سب سے پہلے میں اپنی امت کو لے کر گزروں گا۔

اللھم صل وسلم و بارک علے النبی الکریم و الحبیب الامین العظیم و علے الہ و اصحابہ اجمعین.

عرض اا

اے ہمارے رب کریم یوں ہی جنت جانے کیلئے نامعلوم کتنے سو سال انتظار کرنا پڑیگا کیونکہ ہم ساری امتوں میں سب سے پیچھے آئے ہیں۔

فرمان

اے میرے حبیب کی امت یہاں بھی تمہیں میرے حبیب کا دامن کرم کام آئیگا کیونکہ جب تک میرا حبیب جنت میں داخل نہ ہو کوئی جنت نہیں جا سکتا جیسے میرے حبیب نے تمہیں خبر دی ہے۔

آتی باب الجنة یوم القیامة فاستفتح فیقول الخازن من انت فا قول محمد فیقول بک امرت ان لا افتح لا حد من قبلک۔

(صحیح مسلم۔ مسند امام احمد۔ تجل الیقین ص ۷۸)

یعنی فرمایا مصطفٰے ﷺ نے قیامت کے دن میں جنت کے دروازے پر آؤں گا اور فرماؤں گا دروازہ کھولو تو حضرت رضوان داروغہ جنت جو کہ جنت کو آراستہ پیراستہ کر کے دروازہ بند کر کے انتظار میں کھڑا ہوگا وہ عرض کرے گا کون ہے میں کہوں گا میں محمد ﷺ ہوں تو وہ فوراً دروازہ کھول دے گا اور عرض کرے گا اے اللہ تعالے کے حبیب مجھے حکم دیا گیا تھا کہ میں آپ کے سوا کسی کے لئے دروازہ نہ کھولوں اور طبرانی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ یا حبیب اللہ مجھے حکم دیا گیا تھا کہ میں آپ کے سوا کسی کے لئے دروازہ نہ کھولوں اور کسی اور کیلئے کھڑا نہ ہوں۔

اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ فرمایا حبیب خدا سید انبیا ﷺ نے: وانا اوّل من یحّرک حلق الجنة فیفتح الله لی فید خلنیها و معی فقراء المؤمنین.

یعنی سب سے پہلے میں جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا اور اللہ تعالے میرے لئے سب سے پہلے دروازہ کھلوائے گا اور میرے ساتھ ایمان والے فقراء (غریب لوگ ہونگے)۔ الحمد لله رب العالمین.

میرے مسلمان بھائی ذرا قبر و آخرت کو سامنے رکھ کر سوچ کہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہونا کتنی بڑی دولت ہے کہ ایمان والوں کیلئے فقر و فاقہ بھی نعمت عظمٰی بن گیا۔

لیکن افسوس صد افسوس کہ انگریزی تہذیب نے مسلمانوں سے فکر آخرت چھین ہی لیا ہے اب سب کی دوڑ دنیا کی خوشحالی تک رہ گئی ہے ہمارے حکمران بھی چونکہ انگریز کی یونیورسٹیوں سے پڑھے ہوئے ہیں اس لئے سب کی تگ و دو خوشحال پاکستان، خوشحال پاکستان، خوشحال پاکستان ہے اور بس۔

گویا کہ مسلمان پیدا ہی دنیا کی خوشحالی کیلئے ہوا ہے قبر و آخرت کا تصور ہی ختم ہو کر رہ گیا ہے۔ حالانکہ جن کا کلمہ پڑھ کر ہم مسلمان کہلاتے ہیں ان کا فرمان ذیشان ہے. لھم الدنیا ولنا الاخرة دنیا کافروں کیلئے ہے اور ہمارے لئے آخرت ہے لیکن یہ تو اس کی سمجھ میں آئے جس

نے مدنی نصاب پڑھا ہوا ہو کفّار کے مرتب کردہ نصاب پڑھنے سے قبر و آخرت کا تصور کیسے سامنے آسکتا ہے۔

اللہ تعالےٰ ہمیں بیدار کرے کہ ہم قبر و آخرت کی بھی فکر کریں۔

و اللہ تعالی الموفق و ہو نعم النصیر و صلی اللہ تعالے علے حبیبه اطیب الطیبین و علے اله و اصحابه اجمعین.

عرض ۱۲

اے ہمارے رحیم و کریم مولی ہم نے سن رکھا ہے کہ بندہ جب قبر میں جاتا ہے تو وہاں دو فرشتے آجاتے ہیں جن کو منکر نکیر کہا جاتا ہے جن کی نہایت ہی ڈراونی اور مہیب صورتیں ہوتی ہیں جن کے لمبے لمبے دانت آنکھوں سے آگ کے شعلے نکلتے ہیں وہ بولتے ہیں تو جیسے آسمانی بجلی کی کڑک ہوتی ہے وہ اتنے مہیب صورت ہوتے ہیں کہ تیرے فضل کے بغیر ان کے سامنے کوئی عالم، کوئی فاضل، کوئی سکالر، کوئی وزیر، کوئی گورنر کوئی صدر بول ہی نہیں سکتا وہ تین سوال پوچھتے ہیں۔

۱۔ تیرا رب کون ہے؟

۲۔ تیرا دین کیا ہے؟

۳۔ یہ سامنے کون نظر آرہا ہے؟

اور یہ تیسرا سوال سب سے اہم ہوتا ہے تو ہم ناتواں ان کے سوالوں کا کیسے جواب دینگے۔

فرمان ذیشان

اے میرے پیارے حبیب ﷺ کی امت تم میرے حبیب ﷺ پر محبت سے کثرت سے درود پاک پڑھتے رہو تو تم میری توفیق سے منکر نکیر کے سوالوں کے جواب نہایت آسانی سے دے سکو گے پڑھ کر دیکھو میرے اس حبیب ﷺ کا فرمان جس کو میں نے سارے جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ **اکثروا من الصلاۃ علی لان اول ماتسئلون فی القبر عنی.** (سعادۃ الدارین، کشف الغمہ)

یعنی اے میری امت تم مجھ پر کثرت سے درود پڑھو کیونکہ قبر میں اہم سوال میرے متعلق ہوگا۔

تبصرہ

کثرت سے محبت سے درود پاک پڑھنے سے دل میں

حبیب خدا سید انبیا ﷺ کی محبت بڑھتی جاتی ہے اور قبر میں محبت کی بنا پر اپنے آقا ﷺ کو پہچان لے گا اور برملا کہہ دے گا۔ هذا محمد جاء نا بالبينات. ہاں ہاں فرشتو یہی میرے آقا محمد مصطفیٰ ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کہ ہمارے پاس روشن دلیلیں لے کر تشریف لائے تھے۔

جیسے کہ گائے بھینس کا بچہ جب پیدا ہوتا ہے اور وہ گھنٹہ دو گھنٹہ کے بعد اٹھتا ہے اور وہ فوراً ماں کے پستان تلاش کر لیتا ہے حالانکہ وہ کسی سکول یا مدرسہ سے پڑھا ہوا نہیں ہوتا نہ وہ کوئی عالم فاضل ہوتا ہے۔ اسی طرح جس بندے کے دل میں حبیب خدا ﷺ کی محبت اور ادب ہوگا وہ فوراً پہچان لے گا اور جو بندہ محبت سے خالی ہوگا وہ ہرگز نہیں پہچان سکے گا خواہ وہ عالم فاضل ہی کیوں نہ ہو۔

عرض ۱۳

یا اللہ ہمیں موت آنی ہے ہم نے مرنا ہے تو ہمیں کیسے پتہ چلے کہ تو ہم سے راضی ہے یا نہیں؟

فرمان

اے میرے حبیب کی امت تم شوق و ذوق اور کثرت سے میرے حبیب رحمت کائناتﷺ پر درود پڑھتے رہو تو مرتے ہی مجھے راضی پاؤ گے پڑھ کر دیکھو میرے حبیب کا فرمان ذیشان۔

من سره ان يلقى الله راضيا فليكثر الصلاة علي۔

یعنی جو مسلمان اس بات سے خوش ہو کہ جب وہ اللہ تعالے کے دربار حاضر ہو اور اللہ تعالے اس سے راضی ہو وہ خوب کثرت سے درود شریف پڑھے۔

عرض ۱۴

یا اللہ اے ہمارے رحیم و کریم اللہ! ہم نے سنا اور پڑھا ہے کہ قیامت کے دن سورج بالکل سروں کے قریب آجائیگا اور اس دن کوئی چھت کوئی بلڈنگ کوئی عمارت کوئی سایہ کی جگہ نہ ہوگی وہ دن اور وہ وقت کیسے گزریگا؟

فرمان

اے میرے حبیب کی امت تم اس ذات پر جس کو میں نے اپنا حبیب چن لیا ہے اس پر محبت اور شوق وذوق سے خوب درود پاک پڑھو تو میں تمہیں اپنے عرش کے نیچے ٹھنڈی چھاؤں میں جگہ دوں گا جس دن سوائے میرے عرش کے اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ پڑھ کر دیکھ لو میرے حبیب صاحب لولاک کا فرمان: ثلاثة تحت ظل عرش الله يوم القيامة يوم لا ظل الا ظله قيل من هم يا رسول الله قال من فرج عن مكروب من امتى و احيا سنتى و اكثر الصلاة على. تین قسم کے لوگ قیامت کے دن عرش الہی کے نیچے ہوں گے جس دن عرش الہی کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا ایک وہ بندہ جس نے میرے کسی امتی کی پریشانی دور کی دوسرا وہ جس نے میری سنت کو زندہ کیا تیسرا وہ جس نے میری ذات پر زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھا ہوگا۔

اللهم صل وسلم و بارک على حبيبك النبى الامى الكريم و على اله و اصحابه اجمعين.

عرض ۱۵

اے ہمارے رحیم وکریم مولیٰ قیامت کا دن بہت سخت اور ہولناک ہے جسکی سختی بیان میں نہیں آسکتی ہم عاجز بندے کیسے اس دن کو گذار سکیں گے؟

فرمان

اے میرے پیارے حبیب کی امت تم میرے حبیب پر کثرت سے محبت سے شوق و ذوق سے درود پاک پڑھتے رہو تو سب کچھ آسان ہو جائے گا پڑھو میرے حبیب کا فرمان: ان انجاکم یوم القیامة من اھوالھا و مواطنھا اکثرکم علے صلاۃ.

یعنی بیشک قیامت کے دن قیامت کے ہولوں قیامت کی سختیوں سے جلد از جلد نجات حاصل کرنے والا وہ بندہ ہوگا جس نے مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھا ہوگا۔

اللھم صل وسلم وبارک علے حبیبک سید الاولین والاخرین و علے اله و اصحابه اجمعین.

عرض ۱۶

اے ہمارے رحیم و کریم مولیٰ وہ پل صراط جو بال سے باریک تلوار سے تیز ہے اس پر سے ہم کیسے گزریں گے۔

فرمان

اے میرے حبیب کی امت تم میرے حبیب پر درود پاک پڑھتے رہو تمہیں قیامت کے دن درود شریف خود آکر پکڑ کر پل صراط سے پار کر دے گا پڑھ کر دیکھو میرے حبیب کا فرمان۔

سیدنا عبدالرحمٰن بن سمرہ صحابی نے بیان کیا کہ ایک دن اللہ تعالے کے حبیب ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: اے میرے صحابہ میں نے رات عجیب معاملہ دیکھا وہ یہ کہ دوزخ پر پلصراط ہے اس پر سے لوگ گزر رہے ہیں اور میں نے دیکھا کہ میرا ایک امتی گزرنے لگا تو وہ بیچارا کبھی گرتا ہے کبھی اٹھتا ہے کبھی وہ پلصراط کے ساتھ ہی لٹک جاتا ہے ایسی ابتر حالت میں وہ درود پاک جو اس نے زندگی میں مجھ پر پڑھا تھا وہ آیا اور اس امتی کا ہاتھ پکڑ کر اسے پار کر دیا۔ اللھم صل وسلم و بارک علے حبیبک النبی المختار سید الابرار و علے آلہ و اصحابہ اجمعین۔

لہذا اے میرے حبیب کی امت شوق کے ساتھ ذوق کے ساتھ کثرت کے ساتھ درود پاک پڑھتے رہو تو تمہیں بھی یہ درود پاک پار کر دیگا۔

یا ایھا الذین آمنو صلوا علیه و سلموا تسلیما.

عرض ۱۷

یارب کریم ہمارے رحیم و کریم مولیٰ پہلی امتوں میں سے جو لوگ تیرے ساتھ دوستی کرنا چاہتے تھے۔ تیرے ولی بننا چاہتے تھے وہ بڑی بڑی مشقتیں اٹھاتے انہیں بڑے کٹھن مرحلوں سے گزرنا پڑتا نہ وہ اچھا کھاتے نہ اچھا پیتے نہ شادیاں کرتے بلکہ وہ جتی ستی رہتے جنگلوں بیابانوں میں پتے وغیرہ کھا کر زندگیاں بسر کرتے لیکن ہم کمزور و ناتواں ہیں ہم نفس و شیطان کے نرغے میں ہیں ہم سے وہ مشقتیں نہیں ہو سکتیں ہم کیسے تیرے ساتھ دوستی لگائیں۔

فرمان

اے میرے پیارے حبیب کی پیاری امت تمہیں میرے دوست میرے ولی بننے کیلئے وہ مشقتیں نہیں اٹھانی پڑیں گی بس تم میرے

پیارے حبیب ﷺ کی سنت پر چلتے چلو تو میں خود تمہیں اپنا دوست اپنا ولی بنالوں گا۔ دیکھو قرآن پاک پڑھ کر میرا فرمان عالی شان:

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ.

یعنی اے میرے حبیب ﷺ آپ فرما دیں اے بندو اگر تم اللہ تعالے سے دوستی کرنا چاہتے ہو تو میری اتباع کرو میری سنت کو اپناؤ پھر اللہ تعالے خود تمہیں اپنا ولی اپنا دوست بنالے گا اور صرف دوست ہی نہیں بلکہ اللہ تعالے تمہارے گناہ بھی معاف کردے گا اللہ تعالے بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے اسی لئے میرے پیارے ولی جنید بغدادی نے اعلان کردیا ہے۔

الطرق کلھا مسدودہ الا من اقتفی اثر الرسول ﷺ.

یعنی اس امت کے لئے خدا تعالے تک پہنچنے کے سارے راستے بند کر دیئے گئے ہیں اور صرف سنت رسول ﷺ کی اتباع یہی ایک راستہ کھلا ہے جو اللہ تعالے تک پہنچانے والا ہے۔

سبق

ہمیں مندرجہ بالا فرمان مبارک سے یہ سبق ملا کہ جو مومن ہر کام سنت مصطفےٰ ﷺ کے مطابق کرے مومن کا لباس ،مومن کی حجامت مومن کی رفتارو گفتار ،مومن کے اعمال،مومن کے نظریات ،مومن کا اُٹھنا بیٹھنا اوڑھنا بچھونا سب سنت رسول ﷺ کے مطابق ہو اس مومن کو اللہ تعالے اپنا ولی اپنا دوست بنا لیتا ہے اور اگر مسلمان اتباع سنت کو چھوڑ کر مشقتیں اٹھائے مجاہدے کرے وہ ہرگز ہرگز منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتا۔

خلاف پیمبر کسے راہ گزید = کہ ہرگز بمزل نخواہد رسید
مپندار سعدی کہ راہ صفا = تواں رفت جز از پئے مصطفےٰ ﷺ

ترجمہ: جس کسی نے رسول اکرم ﷺ کے خلاف راستہ اختیار کیا وہ ہرگز ہرگز منزل مقصود نہیں پہنچ سکتا ۔اے سعدی تو یہ گمان بھی نہ کر کہ رسول اکرم ﷺ کی سنت کی پیروی کو چھوڑ کر کوئی خدا تعالے تک پہنچ سکے ہرگز ہرگز نہیں پہنچ سکتا۔

اللھم ارزقنا اتباع سنة حبیبک سید العالمین صلوات الله و سلامه علیه و علے اله و اصحابه اجمعین .

ابوسعید غفرلہ،

عرض ۱۸

یا اللہ ہمیں تیری بے نیازی سے بہت ڈر لگتا ہے کیونکہ تیری شان ہے اللہ الصمد تو جو چاہے کرتا ہے ہمیں معلوم نہیں کہ تو ہمیں جنت بھیجے گا یا دوزخ ؟

فرمان

اے میرے حبیب کی امت تم اس ذات والا صفات پر خوب خوب درود پاک پڑھو جسے میں نے اپنا حبیب بنایا ہے تو تم مرنے سے پہلے ہی اپنا مکان جنت والا دیکھ لو گے پڑھ کر دیکھو میرے حبیب کا فرمان:

من صلی علے فی یوم الف مرة لم یمت حتی یری مقعده من الجنة.

جو میرا امتی روزانہ ہزار بار مجھ پر درود شریف پڑھے وہ جب تک اپنا جنت

والا مکان نہ دیکھ لے اس کی جان نہیں نکلے گی۔

اللھم صل وسلم و بارک علے النبی المصطفے والحبیب المجتبے و علے الہ و اصحابہ و اھلبیتہ اجمعین.

اپیل

اے میرے آقا کے امتی! مندرجہ بالا ارشادات مبارکہ کو محبت کی نظر سے پڑھ کر دیکھ کہ حبیب خدا سید انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے کیسی کیسی بہاریں ہیں۔لیکن اگر تو نماز بھی نہ پڑھے تو خود سوچ کہ کہاں ٹھکانہ ہونا چاہیے اور غور کر کہ قرآن مجید فرقان حمید کا یہ فرمان کن لوگوں کے لئے **و قال الرسول یارب ان قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجوراً.** ﴿قرآن مجید﴾

یا اللہ میری امت کے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے تیرے قرآن کو بالکل چھوڑ دیا تھا اے میرے مسلمان بھائی اگر ہم گریبان میں منہ ڈال کر سوچیں تو ہمیں باآسانی معلوم ہو جائے گا کہ وہ کون لوگ ہیں اللہ تعالے ہم پر رحمت خاصہ نازل فرمائے ہم خواب غفلت سے بیدار ہوں اور اپنی قبر کو جنت کا باغ بنائیں کہیں ہماری قبریں دوزخ کا گڑھا نہ بن جائیں

حسبنا الله و نعم الوکیل نعم المولی و نعم النصیر ولا حول ولاقوۃ الا باللہ العلی الظیم.

اپیل

اے میرے عزیز اے میرے آقا کے امتی ہم اس نعمت پر کہ اللہ تعالے نے ہمیں اپنے حبیب کا امتی بنایا لاکھوں سال سر سجدے میں رکھ کر شکر ادا کریں تو شکر ادا نہیں ہو سکتا لیکن ہم جیسا خوش نصیب بھی کوئی نہیں اور بد نصیب بھی کوئی نہیں، خوش نصیب اس لئے کہ اللہ تعالے نے ان کے دامن رحمت کے صدقے وہ کچھ عطا کیا جو آپ پیچھے پڑھ آئے ہیں اور بد نصیب اس لئے جو کہ مندرجہ ذیل مثال سے ظاہر ہے۔

تمثیل

ایک بادشاہ کہیں جا رہا ہو اس نے برلب سڑک ایک بھکاری دیکھا جو کہ سوالی بن کر کھڑا ہے بادشاہ نے کہا کل میرے پاس آجانا میں تجھے دس روپے دوں گا۔ بادشاہ آگے گیا تو ایک اور بھکاری سوالی بن کر کھڑا ہے بادشاہ نے اس سے کہا کل میرے پاس آجانا میں تجھے دس ہزار

روپے دوں گا۔ وہ دونوں بھکاری جانتے ہیں کہ بادشاہ کے پاس دولت ہے خزانے بھرے ہوئے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ بادشاہ جھوٹ نہیں کہہ رہا بلکہ بادشاہ وعدے کا پکا ہے لیکن دوسرے دن نہ پہلا بھکاری بادشاہ کے ہاں گیا نہ دوسرا تو غور کریں کہ دونوں میں سے بدنصیب کون ہوا جو دس روپے سے محروم رہا یا وہ جو دس ہزار سے محروم رہا۔ ظاہر ہے بلکہ ہر عقلمند آدمی جانتا ہے کہ بدنصیب وہ ہے جو دس ہزار سے محروم رہا۔ یوں ہی اگر سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا امتی یا سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا امتی نماز کے ذریعے اللہ تعالےٰ کے دربار حاضر نہ ہو تو وہ اتنا بدنصیب نہیں جتنا کہ حبیب خدا ﷺ کا امتی نماز کے ذریعے حاضر ہو کر بے شمار دولت حاصل نہ کرے۔ اور اللہ تعالےٰ کے دربار نماز کے ذریعہ ہی حاضری ہوتی ہے حبیب خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ تعالےٰ کے دربار خاص میں حاضر ہوئے تو اس حاضری کا نام معراج پاک ہے اور ایمان والوں کی معراج نماز ہے فرمان ذیشان ہے۔ **الصلاۃ معراج المؤمنین .** یعنی مومن کی معراج (اللہ تعالےٰ کے دربار حاضری) نماز کے ذریعہ ہے۔ لہذا جو مؤمن نماز کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کے دربار حاضر ہوتا ہے اس

کو وہ کچھ ملتا ہے جس کا اندازہ ہو ہی نہیں سکتا پھر جب قبر میں جائینگے تو معلوم ہوگا کہ کیسے کیسے انعام عطا ہوتے ہیں۔

مراد مانصیحت کردو گفتیم = حوالت باخدا کردیم ورفتیم

ناصحانہ اپیل

زنہار خبردار کہیں اللہ تعالے کے پیارے حبیب باعث ایجاد عالم ﷺ کی جناب میں کوئی بے ادبی نہ ہو جائے کیونکہ اللہ تعالے نے اپنے حبیب سید المرسلین ﷺ کو وہ اونچے سے اونچا مرتبہ ومقام عطا کیا ہے کہ ان کی شان رفیع میں ذرا سی بھی بے ادبی ہو جائے تو زندگی بھر کی نیکیاں خاکستر اور ملیا میٹ ہو جاتی ہیں۔

ان تحبط اعمالکم و انتم لا تشعرون. (قرآن مجید)

ادب گاھیست زیر آسمان از عرش نازک تر = نفس گم کردہ مے آید جنید و بایزید اینجا

واقعہ

ان کی عظمت کے سامنے تو ملائکہ مقربین کی بھی کچھ حیثیت نہیں ہے۔

معارج النبوۃ میں ہے کہ ایک دن جبریل علیہ السلام دربار رسالت میں

حاضر ہوئے تو ایک واقعہ سنایا عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوہ قاف جانے کا
اتفاق ہوا میں نے وہاں آہ و فغاں چیخ و پکار کی آوازیں سنیں میں ادھر گیا
تو دیکھا ایک فرشتہ ہے جو گریہ زاری کر رہا ہے میں نے اس فرشتہ کو دیکھا
تو پہچان لیا کہ یہ وہ فرشتہ ہے جو آسمانوں پر ایک نوری تخت پر براجمان تھا
اور اس کے گرد اگرد ستر ہزار فرشتے صف بستہ کھڑے رہتے تھے اور
جب وہ فرشتہ سانس لیتا تھا تو اللہ تعالے اس کے سانس کے ساتھ ایک
فرشتہ پیدا کر دیتا تھا آج میں نے اسی فرشتہ کو دیکھا ہے کہ وہ فرشتہ
کوہ قاف کی پہاڑیوں پر پراگندہ حال گرا ہوا ہے اور وہ گریہ زاری کر رہا
ہے میں نے اس فرشتہ سے پوچھا کہ کیا ہوا؟ ماجرا کیا ہے؟ اس نے بتایا
جب معراج کی رات اللہ تعالے کے پیارے حبیب میرے پاس سے
گزرے تو میں نے اُٹھ کر ان کی تعظیم و تکریم نہ کی اللہ تعالے کو میری
یہ ادا پسند نہ آئی اور مجھے ذلیل کر کے وہاں سے نکال دیا اور مجھے بلندی
سے پستی میں پھینک دیا ہے میں اس دن سے یہاں گریہ و زاری کر رہا
ہوں پھر اس فرشتہ نے کہا اے جبریل آپ ہی سفارش کر کے مجھے معافی
لے دیں یا رسول اللہ ﷺ اس کی عرض پر میں نے اللہ تعالے کے دربار

معافی کی درخواست پیش کی تو اللہ تعالے نے فرمایا اگر وہ فرشتہ معافی چاہتا ہے تو وہ اسی حبیب پر درود وسلام پڑھے۔ یا رسول اللہ ﷺ میں نے جب اس فرشتہ کو پیغام دیا تو وہ فوراً درود وسلام پڑھنے میں مشغول ہو گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کے بال و پر نکلنا شروع ہو گئے اور وہ پرواز کر کے اپنے اسی تخت پر جا بیٹھا۔ (معارج النبوۃ جلد اول ص ۳۱۷)

میرے عزیز ہوش میں آ اور غور کر کہ ماوشما کس گنتی وشمار میں ہیں اگر تو بھی دوسرں کے پیچھے لگ کر اگر مگر کے چکر چلانا شروع کر دے کہ اگر نبی کو علم ہوتا اگر نبی کو اختیار ہوتا تو یوں کیوں اور یوں کیوں تو خبردار زنہار تیری قبر جنت کا باغ ہرگز نہیں بن سکتی بلکہ تیری قبر دوزخ کا گڑھا ہی بنے گی۔

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم لا منجا ولا ملجا من اللہ الا الیہ و ھو حسبنا و نعم الوکیل وصل اللہ تعالے علے حبیبہ سیدنا محمد و الہ و اصحابہ اجمعین.

فقیر ابو سعید **محمد امین** غفرلہ ولوالدیہ ولذریتہ ولاحبابہ اجمعین

دار العلوم امینیہ رضویہ محمد پورہ فیصل آباد ۱۵ ذو الحجہ ۱۴۲۵ھ

اعلان

مندرجہ ذیل کتب

حضور فقیہ العصر دامت برکاتہم العالیہ کی مندرجہ ذیل کتب پڑھ کر اپنا ایمان مضبوط کریں۔

آب کوثر	جمالِ مصطفیٰ ﷺ	بے ادبی کا وبال	عشق مصطفیٰ ﷺ	نظر بد	دو جہاں کی نعمتیں
عذاب الٰہی کے محرکات	مستقبل	شفاعت	اُمت کی خیر خواہی	صراطِ مستقیم	
اسلام میں شراب کی حیثیت	فیضانِ نظر	عظمت نام مصطفیٰ ﷺ	عورت کا مقام	سنت مصطفیٰ ﷺ	
حقوق العباد	شیطان کے ہتھکنڈے	انتباہ	میلاد سید المرسلین ﷺ	شانِ محبوبی کے پھول	

دکھوں مصیبتوں اور پریشانیوں سے نجات اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فروغ کے لیے درود پاک کی کثرت کیجئے اور 12 ربیع الاول کی سہانی صبح اپنے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود پاک کا گلدستہ پیش کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھ کر ہمارے پاس جمع کروائیں۔

درود پاک جمع کروانے کے لیئے اس نمبر پر SMS کریں 0324-9101192

یا ہماری ویب سائٹ کے ذریعے Online جمع کروائیے www.tablighulislam.com

---

ضروری گزارش یہ رسالہ پڑھ کر خیر خواہی کی نیت سے کسی دوسرے تک پہنچا دیں اور اپنے تاثرات بذریعہ ای میل یا خط ہمیں ارسال فرمائیں اپنے مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے آب کوثر اور دیگر رسائل تقسیم کرنے کے لئے ہم سے رابطہ فرمائیں۔

انتباہ مکتبہ سلطانیہ محمد پورہ اور مکتبہ صبح نور پیپلز کالونی فیصل آباد کے علاوہ کوئی فرد یا ادارہ اس اشاعت کی قیمت وصول کرنے کا مجاز نہیں ہے اگر کسی کو اس کا مرتکب پائیں تو اس کی اطلاع ہمارے مرکزی دفتر میں ضرور کریں۔

ناشر
تحریک تبلیغ الاسلام (انٹرنیشنل)
سیکنڈ فلور بی سی ٹاور 54 جناح کالونی فیصل آباد
فون: 2602292-41-92+ www.tablighulislam.com